مولانا محمد انس حقانی
متعلم دورہ حدیث

حضرت شیخ رحمہ اللہ کا آخری درس

سورۃ کوثر کے معانی

تفسیر جصاص ایک معتبر تفسیر ہے جس میں سورۃ کوثر کے متعلق لکھا گیا ہے کہ اس میں عید الاضحیٰ کے نماز کا ذکر ہے انا اعطینك الکوثر ''ہم نے آپ کو خیر کثیر دیا'' کوثر فوعل کے وزن پر ہے، ہم نے آپ کو خیر کثیر دیا فصل لربك وانحر ''آپ اللہ کے لئے عبادت کریں'' فصل لربك سے مراد عید الاضحیٰ کی نماز ہے والنحر سے مراد قربانی یعنی صلوۃ عید الاضحیٰ کے بعد قربانی ہے ان شانئك هوالابتر ''تمہارا دشمن گمنام ہوگا'' اس کا نام بھی کوئی نہیں لے گا مفسرین کوثر کے ۱۶ معنی بیان کرتے ہیں، کوثر سے مراد قرآن پاک یا ختم نبوت ہے، یا خاتم النبیین کا لقب مراد ہے یا کوثر سے مراد صحابہ کرامؓ ہیں اور بھی بہت سارے معنی ہے اور اس کا شکریہ یہ ہے کہ فصل لربک عبادت خاص اللہ کے لئے کیجئے، بعض لوگ عبادت ریا کے لئے کرتے ہیں فویل للمصلین الذین هم عن صلاتهم ساهون الذین هم یراؤن آخر سورۃ میں ریاکار کے نماز کا ذکر ہے نماز خاص اللہ کے لئے کیا کریں اس راہ میں مشکلات آتے ہیں تو اس کے لئے قربانی کی ضرورت ہے قربانی کے بغیر ہاتھ کچھ نہیں آتا والنحر سے مراد قربانی ہے۔

ہابیل کی قربانی کی قبولیت

جب سے اللہ نے زمین پر انسان کو پیدا کیا تو اسی قربانی کو لازم کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں واتل علیهم نبأ بنی آدم بالحق اذ قربا قربانا فتقبل من احدهما ولم یتقبل من الاخر تم اس لوگوں کو آدم کے بیٹوں کی قربانی کا ذکر کردیں ہابیل اور قابیل نے بھی قربانی کی تھی ہابیل کی قربانی قبول ہوئی قابیل کی قربانی قبول نہ ہوئی کیوں کہ اس نے قربانی نام نمود اور ریا کیلئے کی تھی ہابیل نے اللہ کی رضا کے لئے قربانی کی تھی وہ قبول ہوئی ہر زمانے میں قربانی کا یہ مبارک طریقہ جاری اور ساری ہے وکذالك جعلنا لکل امة منسکا لیذکر اسم الله علی ما رزقهم من بهیمة الانعام تمام امتوں پر اللہ نے قربانی لازم کی تھی۔

ابراہیم علیہ السلام کی قربانی

قربانی نے پھر اتنی ترقی کی کہ ابراہیمؑ کو خواب میں حکم مل رہا ہے کہ اپنے بیٹے اسماعیلؑ کو ذبح (قربان)

کردیں حضرت ابراہیمؑ نیند سے اٹھتے ہیں اپنے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کو جگاتے ہیں بیٹا! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ اللہ مجھے حکم دے رہا ہے کہ اپنے بیٹے کو قربان کردو، بیٹا حضرت اسماعیلؑ کہتا ہے کہ ابا جان جب آپ کو حکم مل رہا ہے تو میرا سر تسلیم خم ہے جلدی کریں اللہ تعالیٰ کے حکم میں تاخیر نہ کریں فلما بلغ معه السعی بیٹا اس قابل ہوجائے کہ وہ بھاگے، دوڑے، فلما بلغ معه السعی قال یٰبنی، تصغیر للموقت والمجیب ہے، پٹھان کہتے ہیں (زما بچوڑے دے) جس سے محبت زیادہ ہو کہتے ہیں(دا زما بچنگے دے) تو یبنی انی اریٰ فی المنام میں تو خواب دیکھتا ہوں کہ تم کو ذبح کر رہا ہوں فانظر ماذا تریٰ تو لڑکا جواب دیتا ہے یابت افعل ابا جان جلدی کر اور کر گزر، جس بات کی امر ہو رہی ہے ستجدنی انشاء الله من الصابرین آپ مجھے پاؤ گے صابرین کی جماعت میں سے ،اپنے آپ کو صابرین میں شمار کیا۔ پھر بچے (اسماعیلؑ) نے کہا کہ ابا جان میرا منہ (چہرہ) زمین کی جانب کردیں ایسا نہ ہو کہ آپ مجھے دیکھ کر شفقت پدری غالب نہ ہوجائے اور اللہ کے حکم میں تاخیر ہوجائے فلما اسلما وتله للجبین ونادینه ان یاابرهیم قدصدقت الریا انا کذلك نجزی المحسنین ایک نازنین بچے کے گلے پر چھری رکھی جارہی ہے ونادینه ان یاابراهیم قدصدقت الرویا آپ نے خواب کو سچا کردیا آنکھیں بند کی ہوئی تھی اور بسم اللہ اللہ اکبر پڑھتے ہیں اللہ جبرائیل امینؑ کو حکم دیتا ہے کہ جلدی سے جنت کا یہ دنبہ اسماعیل کی جگہ آنکھ جھپکتے ہی پہنچا دو اور ابراہیمؑ کی چھری دنبہ کی گردن پر چلی جبرائیلؑ نے اللہ کے حکم پر اسماعیلؑ کو چھری سے بچا دیا اور فرمایا "لاالہ الااللہ اللہ اکبر" تو جب اسماعیلؑ نے آنکھیں کھولی تو کہنے لگے" اللہ اکبر" میں تو صحیح سالم ہوں تو دنبہ نے بھی کہا کہ "واللہ اکبر ولله الحمد" ایام تشریق میں جو تکبیرات پڑھی جاتی ہیں، یہ ان تکبیرات کا مجموعہ ہیں، اللہ تعالیٰ ابراہیمؑ کے تعمیلِ حکم کو دیکھنا چاہتے تھے، کہ یہ میرا بندہ میرا حکم کیسے بجالاتا ہے............

طعیان نازنین کہ جگر گوشہ رسول

خودزیر سید ید کردو تو شہید نمی کند

رب العلمین نے احسان فرمایا اگر ابراہیمؑ کا طریقہ بیٹے کی قربانی رائج ہوتا تو محال ہے کہ کروڑوں میں کوئی ایک اس امتحان میں کامیاب ہوتا اللہ نے احسان کردیا کہ حیوان کی قربانی لازم کردی وکذٰلك جعلنا لکل امة وسطا اس وجہ سے علماء فرماتے ہیں کہ قربانی لازم ہے کیا کریں بہت سارے لوگ نہیں کرتے حدیث مبارک میں آتا ہے جو استطاعت رکھتا ہے مال اور دولت رکھتا ہے ولم یضحی اور قربانی نہیں کرنا فلا یقربن مصلانا یہ ہماری عید گاہ کو نہ آئے لوگ عید کی نماز کے لئے آتے ہیں اعلیٰ کپڑے پہنتے ہیں اعلیٰ خوشبو استعمال کرتے ہیں اور قربانی نہیں کرتے حالانکہ قربانی ان پر لازم ہوتی ہے اس فریضہ کو ادا کرنا چاہئے۔

قیامت کے دن سواری

قربانی کے لئے بہترین جانور خریدنا چاہیئے کیونکہ یہ جانور قیامت کے دن سواری ہوگی اس پر میدان محشر کو جاؤ گے لن تنالو البر حتی تنفقوا مما تحبون ہرگز نیکی حاصل نہیں کرو گے جب تک وہ چیز خرچ نہیں کرو گے جو تمہیں پسند ہے اعلیٰ جانور خریدو اور اللہ کی رضا کے لئے قربانی کرو یہ نہیں کہ فلاں رشتہ دار قربانی کرتا ہے اس کے ہاں گوشت ہوگا اور میرے گھر پر نہیں ہوگا یہ نیت نہیں رکھنی چاہیئے بلکہ اللہ کی رضا کے لئے قربانی کرنا۔

بہتر تو یہ ہے کہ قربانی کی تمام گوشت فقراء کو دیا جائے پھر بھی اللہ تعالیٰ احسان کرتا ہے کہ پورا خود کھانا بھی جائز کرتا ہے اور درست یہ ہے کہ تین حصے کرو ایک اہل وعیال کیلئے چھوڑو، اور ایک فقراء کیلئے اور تیسرا رشتہ داروں کیلئے ایسے لوگ بھی ہیں جو پورا سال گوشت نہیں کھاتے۔

قربانی ایک اہم فریضہ

قربانی ایک اہم فریضہ ہے اور یہ مبارک عمل حضرت ابراہیمؑ کے تین امتحانات میں سے ایک امتحان کے طفیل ملا ہے۔ اصل میں آپ بابل شہر (جو عراق کا ایک چھوٹا قصبہ ہے) کے رہنے والے تھے۔ جو ظالم بادشاہ نمرود کا ملک تھا، جس نے خدائی کا دعویٰ بھی کیا تھا، لوگوں کو اپنی عبادت پر مجبور کرتے تھے۔ ابراہیمؑ کا باپ بھی ایک قابل بت فروش اور بت پرست تھا، نمرود اور اس کے قوم کا ایک میلہ لگتا تھا جس میں پوری قوم جمع ہوتی تھی، ابراہیمؑ کو بھی جانے کیلئے دعوت دیتے تھے تو آپؑ نے کہا کہ انی سقیم کہ میری طبیعت ٹھیک نہیں میں نہیں جا سکتا جب قوم چلی گئی، تو آپؑ نے ہتھوڑا اٹھا کر بت خانے کے تمام بتوں کو توڑ ڈالا بڑے بت کو چھوڑ کر ہتھوڑا اس کے گلے لٹکا دیا اور جب وہ قوم آئی تو بت خانے کے تمام بت ملیا میٹ تھے، بت خانہ کے نگران (مجور) نے کہا کہ یہ کام ابراہیم نوجوان نے کیا ہوگا ابراہیمؑ کو بلایا اور اس سے پوچھا تو آپؑ نے جواب دیا کہ اس بڑے بت سے پوچھو کیونکہ ہتھوڑا اسکے پاس ہے بل فعلہ کبیرھم ھذا فاسئلوھم یہ بھی تو ریہ ہے وہ شرمندہ ہوگئے کہ یہ تو بات نہیں کرسکتا تو آپؑ نے فرمایا تو پھر کیوں اسکی منتیں مانتے ہو اور اسکی عبادت کرتے ہو اب نمرود کو چاہیئے تھا کہ ایمان لے آتے اور بتوں کی بیخ کنی کرتے اور کہتے کہ یہ کس طرح کے خدا ہے کہ اس نوجوان نے اسکو ریزہ ریزہ کیا اور اس بتوں نے نوجوان کو پکڑا نہیں مگر اللہ جس سے عقل چین لیتا ہے تو پھر اس کا دماغ کام نہیں کرتا نمرود نے حکم دیا کہ لکڑیاں جمع کردو اونٹوں گدھوں کے ذریعے کئی میل تک لکڑیاں جمع کی گئی منجنیق تیار کیا گیا یہ ایک ایسا آلہ ہے جس میں سپرنگ لگے ہوئے ہوتے ہیں اس کو کھینچ کر چھوڑ دیا جاتا ہے جو بڑے بڑے پتھروں کو پانچ چھ میل دور پھینکتا ہے۔ میں نے ملک شام میں منجنیق دیکھی ہے۔ جس کیلئے بیس بیس سیر اور ایک من گولے تیار کئے گئے تھے

ابراہیمؑ کو منجنیق میں بیٹھایا اور منجنیق تین میل آگ سے دور تھی کتابوں میں لکھا ہے کہ ۳ میل دوری پر اگر کوئی پرندہ اڑتا تو اس کے پر جل جاتے۔

ابراہیمؑ کو دھمکی

نمرود نے ابراہیمؑ کو کہا کہ بتوں کے سامنے سجدہ کرو ورنہ اس آگ میں پھینک دونگا بہت سارے لوگ تماشا دیکھ رہے تھے ابراہیمؑ پر ایک امتحان تھا تو بارش والا فرشتہ آتا ہے ابراہیمؑ کی پیش خدمت ہوتا ہے کہ اجازت دے کہ بارش برسادوں تو آگ ختم ہو جائیگی تو ابراہیمؑ فرماتے ہیں کہ اما الیك فلا دوسرا ملك الجبال آتا ہے اور عرض کرتا ہے کہ جناب اجازت دیں کہ عراق کے اس پہاڑوں کو آپس میں ملاکر درمیان میں نمرود اور اس کی فوج کو ختم کردوں تو ابراہیمؑ فرماتے ہیں اما الیك فلا تو تیسرا فرشتہ ملك الریاح آتا ہے اجازت مانگتا ہے کہ تیز ہوا چلاؤں اور اس آگ کو زیر وزبر کردوں تو ابراہیمؑ جواب دیتے ہیں کہ اما الیك فلا اگر اس ذات کی مقصد قربانی ہے تو کیوں نہ میں اس کے لئے قربان ہوجاوں اس سے بڑی خوشی کیا ہے میرے لئے۔

آگ میں جلانے کی صفت اللہ نے رکھی ہے

اب ابراہیمؑ آگ کے درمیان پہنچ گئے نمرود اور قوم تماشا کر رہی ہے کہ اب وہ جلے گا مگر جلانے کی صفت آگ میں اللہ نے رکھی ہے اللہ کی ذات اس آگ سے جلانے کی طاقت اٹھا تا ہے اور حکم کرتا ہے کہ یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراھیم آگ سلامتی والا بنتا ہے کافر حیران رہ گئے ابراہیمؑ خوش بیٹھے ہیں جیسے کوئی پھولوں کے باغیچہ میں بیٹھا ہو چاہئے تھا کہ اب وہ ایمان لے آتے جو آگ میلوں دور پرندوں کو بھون دیتا ہے اور وہ آگ آپؑ کیلئے سلامتی والا بن گیا یہ ابراہیمؑ کی حقانیت کی دلیل تھی بہر حال دنیا نے دیکھا کہ حق حق ہوتا ہے اور باطل باطل، اللہ نے ابراہیمؑ کو خوش خبری دی کہ امتحان میں کامیاب ہوگئے ہو اب یہ زمین چھوڑ دو تم نے دعوت کا حق ادا کیا ظالم بادشاہ مشرک باپ اور گمراہ قوم کو دعوت حق پہنچا دیا۔

ابراہیم کی ہجرت

اب ابراہیمؑ اپنی بیوی سارہؓ کے ساتھ جو آپؑ کی چچازاد بہن تھی اور بھتیجا حضرت لوطؑ کو لے کر اس زمین سے ہجرت کرنے لگے راستے میں ایک ظالم بادشاہ تھا وراس نے اپنے کارندے کھڑے کئے تھے جو خوبصورت عورت مل جاتی تو وہ بادشاہ کے سامنے پیش کرتے اور وہ ظالم اس عورت کے ساتھ زنا کرتا اب ابراہیمؑ کی بیوی نہایت حسین وجمیل تھی اور بادشاہ کا طریقہ یہ تھا کہ اگر زوج اور زوجہ ہوتی تو خاوند کو قتل کردیتا اور اگر بھائی ہوتا، تو چھوڑ دیتا ابراہیمؑ سے پوچھتا ہے کہ یہ عورت کون ہے تو آپؑ جواب دیتے کہ یہ میری بہن ہے اس کو بھی توریہ کہتے ہیں کیوں کہ انما

المؤمنون اخوۃ مومن سب بھائی بھائی ہے بہر حال ظالم بادشاہ کو بی بی سارہ پیش کیا گیا ابراہیمؑ کو با قاعدہ معجزے کی صورت میں بیوی نظر آتی تھی بی بی پہلے سے باوضو تھی الوضوء سلاح المومن وہ نماز کے لئے کھڑی ہوگئی واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ بادشاہ نے صبر کئے بغیر نماز میں ہی بی بی سارہؓ پر حملہ کیا تو بادشاہ گر کر فالج زدہ ہوگئے چیخیں مارتا ہے کہ ہائے مر رہا ہوں بی بی سارہ نماز سے فارغ ہوکر دعا مانگتی ہے کہ اے اللہ اس ظالم کو صحت دے پھر لوگ کہیں گے کہ اس نے مارا وہ فوراً صحت یاب ہوتا ہے اور اپنے ساتھیوں کو حکم دیتا ہے کہ اے گدھوں یہ تو فرشتہ لے کر آئے ہو اس کو لے جاؤ اور بادشاہ کے ہاتھ اس سے پہلے سوجھ گئے تھے؛ کیونکہ اس نے بی بی ہاجرہ کو ہاتھ لگانے کی کوشش کی تھی اور بی بی ہاجرہ اب بھی اس کے قید میں تھی سپاہیوں کو حکم دیا کہ وہ بی بی ہاجرہ کو بھی بی بی سارہ سمیت رخصت کردیں تو اس کو بہت سارے تحفے تحائف دیئے اور سپاہیوں کو گالیاں دیتے رہے کہ اب میں کب مر چکا ہوتا ابراہیمؑ یہ سارا تماشا معجزے کے طور پر دیکھ رہا تھا۔

ابراہیم علیہ السلام کی دوبارہ ہجرت

اب ابراہیمؑ سفر کرتے ہوئے حبرون مقام پر پہنچتے ہیں وہی پر آباد زمین میں ڈیرہ ڈالتا ہے بی بی ہاجرہؓ سے نکاح کرتا ہے اسی مقام پر بی بی ہاجرہؓ کو اللہ تعالیٰ بیٹا دیتا ہے، نام اسماعیل ہے، اللہ کی طرف سے حکم آتا ہے کہ بی بی سارہ کو یہی چھوڑ دو اور بی بی ہاجرہ سمیت اسماعیلؑ کو لے جاو ابراہیمؑ حیران ہے کہ کس طرح اس ایک بیوی کو یہاں پر اکیلے چھوڑ دوں مگر اللہ کا حکم ہے حکم کی تعمیل کر رہا ہے اب حجاز کی طرف بی بی ہاجرہ اور اسماعیلؑ کو لیکر روانہ ہو رہے ہیں بی بی سارہؓ روتی ہے کہ اس معصوم بچے پر ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوجاتی وہ بھی لے جاتے ہو توشہ ساتھ لیتے ہیں کتابوں میں یہ وضاحت نہیں ہے کہ یہ سفر پیدل تھا یا اونٹوں پر تھا۔

حبرون سے مکہ معظّمہ تقریباً ۲ ہزار میل دور ہے اور سارا کا سارا لق دق بیابان ہے بی بی کے گود میں بیٹا ہے انتہائی مشکل سفر ہے گرم لو چل رہی ہے حبرون سے آتے ہوئے راستے میں عمان شہر آتا ہے پھر معان آتا ہے پھر تبوک ۲۵۰ میل دور ہے مدینہ سے مکہ ۵۰۰ میل دور ہے تبوک سے مدینہ ۷۰۰ میل دور ہے سفر ختم ہوئی ابراہیمؑ ایک وادی میں بیوی اور بیٹے کو چھوڑ کر کچھ پانی حوالہ کردیتے ہیں اللہ کا حکم تھا واپس جانے کا بی بی بھی حیران ہے کہ اس حجاز کے بے آباد میدان میں ایک عورت ذات اور یہ بچہ اور کم توشہ دے کر کیسے چھوڑی جا رہی ہوں اور آپؑ بھی واپس جا رہے ہیں مگر خدا کا حکم ہے بی بی حکم کے سامنے سر تسلیم خم ہے خانہ کعبہ کی میزاب مبارک بجانب شمال ہے تو اس جانب ابراہیمؑ جا رہے ہیں شام کا علاقہ مکہ مکرمہ سے بجانب شمال ہے بی بی ہاجرہ ابراہیمؑ کے پیچھے دوڑنے لگی کہ مجھ سے تمہارے حقوق میں کیا کچھ کمی ہوگئی ہے کہ تم مجھے یہاں اکیلے چھوڑ کر جا رہے ہو ابراہیمؑ پیچھے مڑ کر نہیں دیکھ رہا ہے بی بی کہتی ہے آللہ امرک؟ ابراہیمؑ پیچھے دیکھے بغیر فرماتے ہیں اللہ امرنی بی بی خدا حافظ کہتی ہے کہ خدا حافظ

جب اللہ کا حکم ہے تو خدا ہم کو ضائع نہیں کرے گا مکہ میں جبل شامی ہے اس محلے کو بھی شامیہ کہتے ہیں ابراہیمؑ اسی پہاڑ پر چڑھ کر دوسری جانب اترنے سے پہلے دل میں خیال کرتا ہے کہ ایک نظر اپنے بیوی اور بچے کو دیکھ لوں کیوں کہ اس کو آباد زمین سے لے کر آیا ہوں اور ایک لق دق بیابان میں چھوڑ گیا ہوں پتہ نہیں پھر قسمت میں ملاقات ہوگی یا نہیں یہی سے آپؑ کو دونوں نظر آرہے ہیں آپؑ دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ میں نے اپنے اہل وعیال کو اس بے آباد علاقے میں چھوڑ دیا ربنا انی اسکنت من ذریتی بواد غیر زرع عند بیتك المکرم ربنا لیقموا الصلوٰۃ فجعل افئدۃ من الناس

اس کو اس سرسبز علاقے سے اس لئے لایا ہوں تاکہ اس پہاڑ میں یہ بچہ بڑھے پلے اور مجاہد بن جائے۔اور ہمیشہ جو پہاڑوں میں ہوتا ہے وہ بچہ مجاہد ہوتا ہے عبادت کرسکتا ہے اور جو ناز ونعم میں پھلے تو وہ بہت نازک ہوتا ہے لیقیموا الصلوٰہ فاجعل افئدۃ من الناس اے اللہ لوگوں کے دلوں کو اس طرف مائل کردے من الناس کہا ہے مفسرین کہتے ہیں کہ اگر فاجعل افئدۃ الناس پڑھتے تو پھر کافر بھی آتے آج کل جو لوگ کوشش کرتے ہیں کہ حج کے لئے جاوں تو یہ ابراہیمؑ کی وہ دعا اس کو کھینچتے ہیں۔

ابراہیمؑ جاتے ہیں بی بی بچہ کو گود میں لیکر چومتی ہے اور حجاز کی وہ گرمی اور پانی بھی تھوڑے وقت کے لئے کافی ہوجاتا ہے پانی ختم ہوگیا، پتھر جمع کئے، بچے کو سایہ میں رکھ دیا اور صفا کو چڑھتی ہے کہ شاید پانی کا چشمہ نظر آئے یا کوئی قافلہ نظر آئے تاکہ اس سے پانی مانگ لوں ہر طرف پہاڑ ہی پہاڑ ہیں، وہیں سے اتر کر بچے کو بھی دیکھ رہی ہیں، ایک جگہ تھوڑی سی نشیب ہے وہی پر قدم تیز کرتی ہے تاکہ بچہ نظر آئے تو مروہ کو چڑھتی ہے مگر کچھ آسرا نہیں مل رہا ہے آج وہاں حاجی بھی کچھ تیز چلتے ہیں اس جگہ کو میلین احضرین کہتے ہیں، صفا مروہ کو ۷ مرتبہ چڑھی اتری ہے ناامید ہوکر بچے کے قریب آتی ہے کہ پتہ نہیں زندہ ہوگا کہ نہیں تو ہاتف غیبی سے آواز آتی ہے من انتِ تو آپؑ نے جواب دیا ام ولد ابراھیمؑ ھاجرہ پھر آواز آتی ہے الی من وکلکما تو آپؑ جواب دیتی ہے وکلنا الیٰ اللہ تو ہاتف (غیبی) سے آواز آتی ہے وکلکما کافی خدا کی ذات کافی ہے غم نہ کر۔

زمزم کا چشمہ

جب وہ واپس آتی ہے تو بچے کے قریب زم زم کا چشمہ ابل رہا ہے تو آپ فوراً اس کو مٹی سے گھیر لیتی ہے تاکہ خشک نہ ہو جائے روایت میں آتا ہے کہ ہماری ماں ہاجرہ اگر اس پانی کے گرد دیوار نہ بناتی تو آج پورا عرب اس سے سیراب ہوتا یعنی پورے عرب میں پھیل جاتی بچے کو پانی دیتی ہے سجدے میں گرتی ہے کہ اے اللہ تو نے ہم پر کتنا بڑا احسان کیا۔

اس پانی میں غذائیت اور سیرابیت دونوں موجود ہے یعنی غذا بھی ہے اور شراب بھی۔ میں نے خود اس پر تجربہ کیا ہے دو تین دن تک کچھ نہیں کھایا اور پھر بھی بھوک نہیں لگی ڈاکٹروں نے اس پر تجربے کئے ہیں اس میں اکل وشرب کے تمام اجزاء موجود ہے وٹامن اے سے زیڈ تک تمام وٹامن سے بھرپور ہے۔ میں عمرے کے لئے گیا

سعودی حکومت مطاف کو کشادہ کرنا چاہ رہے تھے، تو اس کو بہت سارے مشینیں لگائے تھے تاکہ اس چشمہ میں پانی کم ہوجائے اور وہ اپنا کام کر سکے مگر تمام تر کوششوں کے باوجود پانی میں ذرہ برابر کمی نہیں آئی، بہر حال ہاجرہ اور اس کے بچے کے لئے یہ چشمہ جاری ہوگیا صحرا میں قبیلہ جرہم کا قافلہ گزر رہا تھا، دیکھا کہ فضا میں پرندے اڑ رہے ہیں تو انہوں نے اپنا قاصد بھیجا کہ پرندوں کی موجودگی سے پتہ چلتا ہے کہ یہی کوئی چشمہ وغیرہ ہے، دیکھا کہ ایک عورت چشمہ کے پاس ایک چھوٹا بچہ لئے بیٹی ہوئی ہے۔ الغرض بی بی ہاجرہ سے اجازت چاہتے ہیں خیمہ گاڑنے کیلئے تو آپؑ اجازت دیتی ہے اس شرط پر کہ پانی پر میری ملکیت ہوگی۔

ابراہیم علیہ السلام کا اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام سے ملاقات

اب ابراہیمؑ کو دوبارہ حکم ہورہا ہے کہ حجاز مقدس چلے اور اپنے اہل وعیال کی خبر لے اب آتے ہیں اور جس پہاڑ پر دعا کی تھی اس پر چڑھے دیکھا تو وہاں پر پورا ایک قصبہ آباد ہے بی بی ہاجرہ کے متعلق پوچھا لوگ کہتے ہیں کہ وہ ہماری قوم کی رئیسہ ہے اس کا گھر ہمارا پیر خانہ ہے آپ دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں، بی بی ہاجرہ دروازہ کھولتی ہے دونوں ایک دوسرے کو گلے لگا کر خوب روتے ہیں اور شکریہ ادا کرتے ہیں اپنے رب کا کہ ملاقات ہوگئی ابراہیمؑ بچے کے بارے میں پوچھتے ہیں تو بی بی کہتی ہے کہ وہ شکار کے لئے گیا ہے اتنے میں وہ چند ارنب (خرگوش) شکار کر کے آگئے بی بی نے اسماعیلؑ کو کہا کہ بیٹا اس کو پہچانتے ہو تو بیٹا جواب دیتا ہے کہ نہیں اماں جان مگر پیشانی سے نور ٹپک رہا ہے ماں کہتی ہے کہ تمہارا باپ ابراہیمؑ ہے دونوں ملتے ہیں ابراہیمؑ خوش ہے کہ الحمدللہ میرا بیٹا مجاہد ہے۔

قربان گاہ کی طرف روانگی اور شیطان کا وسوسہ

مگر اب ایک اور امتحان ہے ابراہیمؑ کو خواب میں حکم مل رہا ہے کہ اپنے بیٹے کو ذبح کرو شیطان بی بی کو آتا ہے کہ ابراہیمؑ اسماعیلؑ کو کہاں لے جا رہے ہیں مگر وہ شیطان کے حربے سے دور ہے، راستے میں اسماعیلؑ کو شیطان آتا ہے کہ تم کو ذبح کرنے کے لئے لے جایا جا رہا ہے مگر وہ پتھر مارتا ہے اور کہتا ہے کہ میرا باپ پیغمبر ہے اس کا خواب سچا ہوتا ہے اس امتحان میں کامیاب ہوتے ہیں پھر خانہ کعبہ کا حکم مل رہا ہے دونوں مل کر خانہ کعبہ بنا رہے ہیں واذ یرفع ابراھیم القواعد من البیت واسماعیل ربنا تقبل منا انك انت السمیع العلیم

بہر حال ابراہیمؑ تمام امتحانات میں کامیاب ہوگئے ایک امتحان آگ کا دوسرا ظالم اور زانی بادشاہ کا پھر بی بی کو حبرون سے لے کر حجاز مقدس میں لے آنے کا تیسرا بیٹے کو ذبح کرنے کا امتحان۔ اب اس جگہ کو قریۃ الخلیل کہتے ہیں۔ میں نے وہاں پر ایک رات بھی گذاری ہے، وہاں ایک مسجد ہے اس کے نیچے انبیاء کی قبریں ہیں حضرت ابراہیمؑ کا قبر مبارک ہے اسحاقؑ ویعقوبؑ کے قبور ہیں اور موسیٰؑ کے دور میں یوسفؑ کو مصر سے منتقل کر کے وہی پر دفن کیا گیا تھا اس کو دارالانبیاء کہتے ہیں اس جگہ کے اوپر ایک سوراخ ہے، اس سے قبریں نظر آتی ہے اور اس سوراخ میں مشک وعنبر کی خوشبو آتی ہے، ان قبور پر ایک دروازہ لگایا گیا ہے وہ کبھی کبھی کھولا جاتا ہے۔